روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
جمعرات 6 ستمبر 2012ء 18 شوال 1433 ہجری 6 تبوک 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 207

قرآن سیکھ کر بھلانے والا

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔
جس نے بھی قرآن کریم سیکھا اور معلق صحیفہ کی طرح چھوڑ دیا یعنی نہ تو اس کی تلاوت کی طرف توجہ کی اور نہ اس کو دُہرایا تو قیامت کے دن قرآن کریم اس کے ساتھ چمٹ کر اللہ تعالیٰ سے فریاد کرے گا۔ اے تمام جہانوں کے رب! بے شک تیرے اس بندے نے مجھے مجبور کی طرح چھوڑ دیا تھا۔ پس تو میرے اور اس کے مابین فیصلہ کردے۔
(جامع الاحکام القرآن للقرطبی جزء 13، صفحہ 27)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت مسیح موعود کے ذریعہ قرآن کریم کے انوار اور برکات اور معارف وعلوم کا احیاء، مقدر تھا اس لئے وہ مقام قادیان جسے مرکز توحید بنانا تھا خدا کی خاص تقدیر نے اسے قرآن کریم سے خاص نسبت عطا فرمائی۔ حضرت مسیح موعود کے بزرگوں کے دلوں میں قرآن کی غیر معمولی محبت ڈال دی تھی۔

حضور کے جدامجد حضرت مرزا ہادی بیگ صاحب 280 افراد پر مشتمل قافلہ لے کر عہد بابری کے دوران وسط ایشیا کے علاقہ سمرقند سے ہجرت کر کے برصغیر میں داخل ہوئے اور ایک جنگل کو آباد کر کے اس کا نام اسلام پور رکھا جو اسلام پور قاضی ماجھی سے ہوتا ہوا قادیان بن گیا۔ وہ گویا ایک باغ تھا جس میں حامیان دین اور جوانمرد آدمیوں کے صدہا پودے پائے جاتے تھے۔ حضور کے پڑدادا مرزا گل محمد صاحب خوارق اور کرامات تھے۔ قادیان کی خودمختار ریاست قریباً پونے دوسو سال قائم رہی اور اس میں قرآن مجید کا غیر معمولی چرچا رہا جہاں کسی زمانہ میں سوسو حفاظ قرآن اور علماء وصلحاء ہر وقت موجود رہتے تھے مگر افسوس کہ جب سکھ اس عدیم النظیر خطہ پر قابض ہوگئے۔ عالی شان مسجدیں یا تو مسمار کر دی گئیں یا دھرم سالہ میں بدل دی گئیں۔ قادیان کا مرکزی اسلامی کتب خانہ جس میں قرآن شریف کے 500 قلمی نسخے تھے نہایت بے ادبی سے جلا دیا گیا اور اسلامی یادگاروں کے بہت سے آثار تک معدوم کر دیئے گئے۔ (منقول از کتاب البریہ روحانی خزائن جلد 13 ص 162 تا 175)

مگر یہی وہ دبی ہوئی چنگاری تھی جس سے قرآن کے شعلہ جوالہ نے جنم لینا تھا۔ جو خدا اور رسول کریم کی محبت سے سرشار تھا اور اسی کے طفیل قرآن سے وہ بے پناہ عشق کیا جس کی کوئی نظیر گزشتہ صدیوں میں نہیں پائی جاتی تھی۔

حضرت مسیح موعود کا مشہور شعر ہے۔

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

اس شعر کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب لکھتے ہیں۔

یعنی قرآن کی خوبیاں تو ظاہر و عیاں ہیں مگر اس کے ساتھ میری محبت کی اصل بنیاد اس بات پر ہے کہ اے میرے آسمانی آقا! وہ تیری طرف سے آیا ہوا مقدس صحیفہ ہے جسے بار بار چومنے اور اس کے اردگرد طواف کرنے کے لئے میرا دل بے چین رہتا ہے۔

(سیرت طیبہ ص 16)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

خدا تعالیٰ نے جو کچھ اپنی خوبیوں کا قرآن شریف میں ذکر کیا ہے وہ تمام حسن اور محبوبانہ اخلاق کے بیان میں ہے اور اس کے پڑھنے سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ وہ پڑھنے والے کو خدا کا عاشق بنانا چاہتا ہے۔ چنانچہ اس نے ہزار ہا عاشق بنائے اور میں بھی ان میں سے ایک ناچیز بندہ ہوں۔ (چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 431)

نشہ عبادتوں کو ضائع کردیتا ہے

حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہر نشہ آور چیز جو عقل میں بگاڑ پیدا کردے شراب کے زمرہ میں آتی ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور جس نے نشہ آور چیز کا استعمال کیا اس کی چالیس دن کی نمازیں ضائع ہوگئیں۔ (سنن ابی داؤد کتاب الاشربہ)
(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2012ء
مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

ضرورت اساتذہ وسٹاف

(نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ)

۞ نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ میں درج ذیل آسامیوں کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔
1۔کیمسٹری 2۔اردو
ایسے احباب جماعت جنہوں نے ایم۔اے ایم ایس سی/ ایم فل کیا ہو اور وہ ادارہ ہذا میں خدمت کرنا چاہتے ہوں ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی درخواستیں مع تعلیمی اسناد کی نقول اور شناختی کارڈ کی کاپی کے ساتھ امیر جماعت کی تصدیق کے ساتھ خاکسار کو بھجوائیں۔

۞ نصرت جہاں اکیڈمی انگلش میڈیم بوائز وانٹر کالج میں درج ذیل سٹاف کی ضرورت ہے۔
1۔کلرک (ایف اے، ایف ایس سی، بی اے، بی ایس سی)
2۔لیب اسسٹنٹ (ایف اے، ایف ایس سی بی اے، بی ایس سی)
ایسے احباب جماعت جو اس ادارہ میں خدمت کرنے کے خواہشمند ہوں۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی درخواستیں صدر صاحب محلّہ کی تصدیق کے ساتھ خاکسار کو مورخہ 9 ستمبر 2012ء تک مع نقول تعلیمی سرٹیفکیٹس جلد از جلد بھجوائیں۔
(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ انگلش میڈیم بوائز وانٹر کالج)

سمعنا اور اطعنا

سمعنا اور اطعنا سے یہ دل معمور ہے اپنا
مقدم دین ہو دنیا پہ، یہ منشور ہے اپنا

ہمیں یہ مال و جاں اور وقت سب قربان کرنا ہے
نئی نسلوں کے دل میں بھی یہی ارمان بھرنا ہے
چلن پر عجز و قربانی کے دل مغرور ہے اپنا
مقدم دین ہو دنیا پہ، یہ منشور ہے اپنا

صنم خانے جو دل میں تھے گرا کر ہم چلے آئے
گھنیرے ہیں مسیحِ وقت کی برکات کے سائے
اسی در کے ہیں ہم چاکر یہی مقدور ہے اپنا
مقدم دین ہو دنیا پہ، یہ منشور ہے اپنا

رضا اللہ کی پائی ہے، اس کا قرب پایا ہے
کیا جب نفس کو قربان تو مولا کمایا ہے
اب اس کے عشق میں بے سدھ دلِ مخمور ہے اپنا
مقدم دین ہو دنیا پہ، یہ منشور ہے اپنا

چکھایا ذائقہ وحدت کا ہم سب کو خلافت نے
نئے در ہم پہ کھولے ہیں خلیفہ کی اطاعت نے
رضائے حق میں ہم راضی ہیں، دل مسرور ہے اپنا
مقدم دین ہو دنیا پہ، یہ منشور ہے اپنا

خدا کے ہو گئے جب ہم تو پھر یہ مال کیا شئے ہے
یہ دنیا کے جھمیلے نفس کا جنجال کیا شئے ہے
کہ دل توحید کی خاطر بہت غیور ہے اپنا
مقدم دین ہو دنیا پہ، یہ منشور ہے اپنا

دلائل کی ہمارے ہاتھ میں تلوار ہے لوگو
یہاں ہر ضد، تعصب، خود سری، بیکار ہے لوگو
محبت بانٹنا اس دور میں دستور ہے اپنا
مقدم دین ہو دنیا پہ، یہ منشور ہے اپنا

مسیح کے ساتھ اک ہو گی جماعت دل فگاروں کی
محمد مصطفیٰؐ کے عاشقوں کی جاں نثاروں کی
صحیفوں میں پرانے حال سب مذکور ہے اپنا
مقدم دین ہو دنیا پہ، یہ منشور ہے اپنا

دل اپنے آہن و تانبے کی اک دیوار ہیں پیارے
جہاں یاجوج اور ماجوج چڑھ پائے نہ بے چارے
قرآنِ پاک میں قصہ یہی مذکور ہے اپنا
مقدم دین ہو دنیا پہ، یہ منشور ہے اپنا

نمک کے بھی برابر گو نہیں آٹے میں ہم پیارو
خدا کی شان ہے پھر بھی نہیں گھاٹے میں ہم پیارو
اندھیروں سے بھری دنیا میں دل پُر نور ہے اپنا
مقدم دین ہو دنیا پہ، یہ منشور ہے اپنا

ہم اصحابِ رقیم وکہف ہیں غاروں میں رہتے ہیں
نہ بی بی سی کی رونق ہیں نہ اخباروں میں رہتے ہیں
کچھ عرصہ حال قدرت کو یہی منظور ہے اپنا
مقدم دین ہو دنیا پہ، یہ منشور ہے اپنا

بنا دی فضلِ رب سے آہنی دیوار مہدی نے
دلائل کی تھما دی ہے ہمیں تلوار مہدی نے
یہ ذوالقرنین دنیا سے ابھی مستور ہے اپنا
مقدم دین ہو دنیا پہ، یہ منشور ہے اپنا

ہر اک چینل کی کل ہم سرخیاں ہوں گے یہ لکھ رکھو
ہمیں شرق و غرب کے حکمراں ہوں گے یہ لکھ رکھو
یقیں عرشیؔ خدا کے فضل پر بھر پور ہے اپنا
مقدم دین ہو دنیا پہ، یہ منشور ہے اپنا

ا۔ع۔ملک

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب

حضرت حکیم میر حسام الدین صاحب سیالکوٹی

رفیق حضرت مسیح موعود

قسط دوم آخر

وفات

حضرت حکیم میر حسام الدین صاحب نے اگست 1913ء میں وفات پائی، آپ کی وفات کا اعلان اخبار بدر میں اس طرح شائع ہے:

''جناب حکیم حسام الدین صاحب کے متعلق سیالکوٹ سے وفات کی خبر آئی ہے.... مرحوم حضرت مسیح موعود کے پورانے دوست اور خادم تھے، اللہ تعالیٰ مغفرت کرے۔ احباب دعائے مغفرت سے مرحوم کی امداد فرماویں۔''

(بدر 21/اگست 1913ء صفحہ 3 کالم 3)

آپ کی وفات پر احباب جماعت اور دوستوں نے کثرت سے تعزیتی خطوط لکھے جس کا مجموعی شکریہ ادا کرتے ہوئے آپ کے بیٹے حضرت سید حامد شاہ صاحب نے اخبار بدر میں لکھا:

شکریہ احباب

بزرگان سلسلہ اور رفیقان طریقت نے جس ہمدردی و محبت سے میرے والد صاحب مرحوم حکیم میر حسام الدین صاحب کی وفات پر میری دلجوئی فرمائی ہے، میں ان کا مشکور ہوں۔ میری اُمید سے بڑھ کر ان کے مؤثر کلمات میری تسکین کا باعث ہوئے، جن کلمات خیر سے والد مرحوم کو ان کی وفات پر یاد کیا گیا ہے وہ مغفرت الٰہی کا سامان اپنے اندر رکھتے ہیں اور مجھے خدا کی جناب سے امید ہے کہ وہ ان کلمات کے اجر کو ضائع نہیں کرے گا اور میرے مخدوم بزرگوں اور مکرم دوستوں کی دعائیں ان کی مغفرت کا کافی ذخیرہ ہوں گی۔ میں اس تحریر کے ذریعہ ان تمام کرم فرماؤں کی خدمت میں ہدیہ شکر ''جزاکم اللہ'' پیش کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ انہیں حسنات دارین سے بہرہ ور کرے اور سب کا انجام سلامتی ایمان پر ہو، آمین...... کوئی نہیں لائق عبادت سوائے اللہ کے، بے شک ہم سب اسی کے حضور لوٹنے والے ہیں۔ اے اللہ ثواب دے مجھ کو میری مصیبت میں اور بدلہ دے مجھ کو بہتر اس سے۔

خاکسار دعاگو میر حامد شاہ از سیالکوٹ 23 اگست 1913ء

(بدر 4،11 ستمبر 1913ء صفحہ 6 کالم 3)

آپ کی وفات پر اس کثرت سے تعزیتی خطوط آنا آپ کی نیکی، تقویٰ اور دوسروں سے حسن سلوک کو ظاہر کرتا ہے۔ آپ کی وفات پر آپ کے بیٹے حضرت سید حامد شاہ صاحب نے فارسی زبان میں ایک حمد یہ نظم لکھی: جس کا ترجمہ یہ ہے۔

تیرا فضل واحسان اس طرح ہوا ہے کہ اگرچہ تو نہاں ہے مگر میں تجھے عیاں دیکھتا ہوں۔ تو نے مجھے عدم سے زندگی عطا کی تا کہ میں اس جہان کا نظارہ کروں۔ طفولیت میں میری ماں کی گود میں تو نے اپنا دار جنت دکھا دیا۔ تو نے مجھ بے دست و پا کو پالا پوسا، مجھے عقل وذہانت بخشی۔ میری عمر کے 53 سال گزر گئے، ہر مشکل میں میں نے تیری مہربانی کا مشاہدہ کیا۔ تو نے میرے باپ کو اتنا جاہ و اقبال عطا کیا کہ دین و دیانت میں انہیں شہرت ملی۔ مجھے اُن کی خدمت کی توفیق دی، میں نے اُن سے ادب و متانت سیکھی۔ اب میرے سر سے وہ سایۂ پدرم جاتا رہا تا کہ تیرے دوسرے نشانات ظاہر ہوں۔ اُن کی زندگی نے تو مجھے فارغ کر دیا مگر بار ضمانت میرے کندھے پر بوجھ نہیں۔ تعزیت کنندگان مجھے کہتے ہیں کہ میں پسماندگان کی مدد کروں۔ اے میرے قادر خدا! تو علیم و گواہ ہے کہ میں قبل ازیں بھی خائن نہ تھا، جس خدمت کی بھی تو نے توفیق بخشی اُسے میں دین و دیانت کے ساتھ بجالایا۔ میں ایسا تھا، ویسا تھا کیا کہوں، یہ بارامانت میں کیسے اٹھاؤں گا۔ میں نہ تو اپنی ہمت پر بھروسہ کرتا ہوں، جس مرتبہ پر بھی ہوں وہ تیرا ہی عطا کردہ ہے۔ تیرے کون ومکان کا عجائب خانہ خواصوں کو ہر آن حیرت میں بڑھاتا چلا جاتا ہے۔ اے خدائے ذوالعجائب! والد کی وفات پر میں تجھ سے ہی استعانت چاہتا ہوں۔ پہلے بھی جو کچھ ہوا، تیری ہی مہربانی سے ہوا۔ میں تیرے کرم کے بحر بیکراں سے ہرگز مایوس نہیں۔ اپنے فضل وکرم سے میرا دستگیر بن کہ میں ایک لحہ بھی تجھ سے گریزاں نہیں ہوسکتا تو اپنا آپ اپنے حامد پر عیاں فرما کہ اس سے تو غائب و نہاں ہے۔

آپ کے اہل وعیال

آپ کی اہلیہ کا نام معلوم نہیں ہو سکا لیکن وہ بھی جذبۂ ایمان سے پُر اور اخلاص مند خاتون تھیں اور رؤیا صالحہ کے درجے سے مشرف تھیں، 1907ء میں جب حضرت اقدس کے بیٹے حضرت مرزا مبارک احمد صاحب کی وفات ہوئی تو آپ کی اہلیہ نے بھی ان کی وفات کے متعلق ایک خواب دیکھی تھی جس کا ذکر ملفوظات میں اس طرح محفوظ ہے:

''سید میر حامد شاہ صاحب نے عرض کی کہ حضور میری والدہ نے آج صبح کو خواب میں دیکھا تھا کہ حضور کے چار روشن ستارے ہیں، ایک اُن میں سے ٹوٹ کر زمین کے اندر چلا گیا ہے۔''

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 290۔ نظارت اشاعت ربوہ)

اس بیوی کی وفات حضرت مسیح موعود کے دور میں ہی ہو گئی تھی۔ جس کے بعد حضور نے حضرت میر صاحب کی دوسری شادی کا بھی اظہار فرمایا تھا، اس بارے میں حضرت حافظ نور محمد صاحب آف فیض اللہ چک بیان کرتے ہیں:

''ایک دفعہ میر حامد شاہ صاحب مرحوم سیالکوٹی اور ان کے والد میر حسام الدین صاحب قادیان میں موجود تھے، حضرت صاحب کے سامنے ذکر ہوا کہ میر حسام الدین صاحب کی بیوی فوت ہو چکی ہے۔ جس پر حضرت صاحب نے فرمایا کہ سید صاحب کہیں اور شادی کرالیں بلکہ میر حامد شاہ صاحب سے فرمایا کہ میر حسام الدین صاحب کی شادی کا بندوبست کرادیں، اس وقت میر حسام الدین صاحب بہت معمر تھے۔''

(سیرت المہدی جلد اول حصہ دوم صفحہ 349 روایت نمبر 386)

لیکن غالب گمان یہی ہے کہ یہ شادی عمل میں نہیں آئی، واللہ اعلم۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو نہایت نیک اور صالح اولاد سے نوازا تھا جو آپ ہی کی طرح خادم دین اور مخلص تھی۔ آپ کی اولاد میں جن کا علم ہو سکا ہے ان کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے۔

(1) حضرت سید حامد شاہ صاحب

حضرت سید حامد شاہ صاحب تقریباً 1859ء میں پیدا ہوئے، 1877ء میں سکاچ مشن سکول سیالکوٹ سے مڈل کا امتحان پاس کیا اور ڈی سی آفس میں ملازم ہو گئے۔ آپ نے 29 دسمبر 1890ء کو بیعت کی۔ آپ نظم ونثر میں کمال رکھتے تھے، متعدد کتابیں لکھیں۔ حضرت اقدس نے اپنی کتاب ''ازالہ اوہام'' میں آپ کی نسبت تحریر فرمایا:

'' سید حامد شاہ صاحب سیالکوٹی۔ یہ سید صاحب محبّ صادق اور اس عاجز کے ایک نہایت مخلص دوست کے بیٹے ہیں جس قدر خدا تعالیٰ نے شعر اور سخن میں اُن کو قوت بیان دی ہے وہ رسالہ قول فصیح کے دیکھنے سے ظاہر ہوگی۔ میر حامد شاہ کے بشرہ سے علامات صدق و اخلاص و محبت ظاہر ہیں اور میں امید رکھتا ہوں کہ وہ (دین حق) کی تائید میں اپنی نظم ونثر سے عمدہ عمدہ خدمتیں بجا لائیں گے۔ اُن کا جوش سے بھرا ہوا اخلاص اور ان کی محبت صافی جس حد تک مجھے معلوم ہوتی ہے، میں اس کا اندازہ نہیں کرسکتا۔ مجھے نہایت خوشی ہے کہ وہ میرے پُرانے دوست میر حسام الدین صاحب رئیس سیالکوٹ کے خلف رشید ہیں۔

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 524)

اس کے علاوہ حضور نے اپنی دیگر تحریرات و ملفوظات میں بھی ذکر فرمایا ہے۔ غرضیکہ نہایت مخلص اور باوفا بزرگ تھے۔ 15 نومبر 1918ء کو قریباً 60 سال کی عمر میں وفات پائی، حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ہدایت پر جنازہ سیالکوٹ سے قادیان لایا گیا اور بہشتی مقبرہ قادیان میں مدفون ہوئے۔ آپ کی پوتی سیدہ آمنہ بیگم صاحبہ بنت سید عبدالجلیل شاہ صاحب کی شادی حضرت مصلح موعود کے بیٹے مکرم مرزا رفیق احمد صاحب کے ساتھ ہوئی۔

(2) حضرت میر محمود شاہ صاحب

آپ بھی حضرت مسیح موعود کے 313 رفقاء میں سے تھے، 27 مارچ 1891ء کو بیعت کی توفیق پائی۔ آپ ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کے دفتر میں نقل نویس تھے۔ 1892ء کے جلسہ قادیان میں شامل ہوئے۔ 313 رفقاء کی فہرست میں 93 نمبر پر آپ کا نام ہے جہاں نام کے ساتھ مرحوم لکھا ہے جس کا مطلب ہے آپ نے 1897ء سے پہلے وفات پائی۔ آپ کی اہلیہ محترمہ کا نام حضرت صغریٰ بیگم صاحبہ تھا جنہوں نے 7 فروری 1892ء کو حضور کے سفر سیالکوٹ کے موقع پر بیعت کی توفیق پائی۔ آپ کی ایک پوتی محترمہ سیدہ تنویر الاسلام صاحبہ بنت مکرم میر عبدالسلام صاحب کی شادی حضرت مصلح موعود کے بیٹے مکرم صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب کے ساتھ ہوئی۔

(3) حضرت سید محمد سعید صاحب

یہ بھی ابتدائی احمدیوں میں سے تھے۔ حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی بیان کرتے ہیں کہ بیعت (1895ء) سے قبل جب (دین حق) اور احمدیت کا مطالعہ کر رہا تھا اسی دوران سیالکوٹ میں حضرت بشیر حیدر صاحب جو کہ حضرت میر حسام الدین صاحب سیالکوٹی کے قریبی رشتہ دار تھے کی بیٹھک میں ٹھہرا۔ ان دنوں عبداللہ آتھم کی پیشگوئی کا چرچا تھا اور حضرت سید بشیر حیدر صاحب کے مردانہ میں تقریباً روزانہ اس مسئلہ پر بحث ہوتی تھی، اس پیشگوئی کی صداقت کے حق میں دلائل دینے والے سادات فیملی کے نوجوان تھے جن میں حضرت سید محمد سعید صاحب بھی شامل تھے۔

(رفقاء احمد جلد نہم صفحہ 54۔ طبع دوم 1992ء)

انہوں نے 1907ء میں وفات پائی، چھوٹے بھائی حضرت سید محمد رشید صاحب نے اخبار بدر میں خبر وفات دیتے ہوئے لکھا: ''برادرم محمد سعید صاحب جو بھائی صاحب حامد شاہ صاحب سے چھوٹے تھے، بدھ کی رات دس بجے کے بعد اس

دنیا سے انتقال کر گئے ہیں لہٰذا احمدی برادران ان کے لیے نماز جنازہ پڑھیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے۔محمد رشید‘‘

(بدر 28 فروری 1907ء صفحہ 5 کالم 2)

(4) حضرت سید محمد رشید صاحب

آپ محکمہ انہار میں کلرک تھے، حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی بیان کرتے ہیں کہ محترم سید محمد رشید صاحب منارۃ المسیح کے ابتدائی کام کے انچارج رہے، اینٹیں تیار کروائیں۔ وہ ان ایام میں مع اہل وعیال آئے تھے اور ان کے قیام کی خاطر بک ڈپو کے اوپر کا چوبارہ اور اس کے جنوبی جانب کا کمرہ جو گلی کے اوپر ہے تیار کروایا گیا تھا چنانچہ وہ وہاں مقیم رہے۔

(رفقاء احمد جلد دوم صفحہ 988 از ملک صلاح الدین صاحب ایم اے)

حضرت سید محمد رشید صاحب اور آپ کے بڑے بھائی حضرت سید محمد سعید صاحب دونوں کی بیعت کا اندراج اخبار الحکم 10 نومبر 1899ء صفحہ 7 کالم 3 میں 43,44 نمبر پر موجود ہے۔حضرت اقدس مسیح موعود نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں اپنی ایک پیشگوئی کی تصدیق میں بعض احباب کے تصدیقی مکتوبات درج فرمائے ہیں جس میں 9 نمبر پر آپ کا خط بھی درج ہے۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 528)

(5) حضرت سیدہ حمیدہ بیگم صاحبہ زوجہ حضرت سید خصیلت علی شاہ صاحب یکے از 313

حضرت سیدہ حمیدہ بیگم صاحبہ کی شادی 1877ء میں حضرت سید خصیلت علی شاہ صاحب (بیعت 9 جولائی 1891ء۔ وفات 15 ستمبر 1898ء) کے ساتھ ہوئی۔حضرت سیدہ حمیدہ بیگم صاحبہ نے 1898ء کے بعد تمام عمر بیوگی میں نہایت صبر و تقویٰ کے ساتھ گزاری۔آپ نظام وصیت میں شامل تھیں وصیت نمبر 5077 تھا۔آپ نے 22 جولائی 1945ء کو وفات پائی اور بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہوئیں۔آپ کی اولاد میں تین بیٹیوں کا علم ہوا ہے:

1۔محترمہ سیدہ رفعت بیگم صاحبہ زوجہ مکرم سید محمد صاحب ابن حضرت سید حامد شاہ صاحب

2۔محترمہ سیدہ مریم بیگم صاحبہ زوجہ مکرم سید عبدالحمید صاحب ابن حضرت سید حامد شاہ صاحب

3۔محترمہ سیدہ فضیلت بیگم صاحبہ زوجہ حضرت میر عبدالسلام صاحب ابن حضرت سید محمود شاہ صاحب

(6) حضرت سیدہ محمودہ بیگم صاحبہ زوجہ حضرت سید امیر علی شاہ صاحب

آپ نے بھی 7 فروری 1892ء کو حضور کے سفر سیالکوٹ کے موقع پر بیعت کی توفیق پائی، رجسٹر بیعت اولیٰ میں آپ کی بیعت کا اندراج محفوظ ہے۔آپ کی شادی حضرت سید امیر علی شاہ صاحب سارجنٹ پولیس یکے از 313 (بیعت 29 مئی 1891ء) جو حضرت سید خصیلت علی شاہ صاحب کے بھائی تھے، کے ساتھ ہوئی۔

مکرم محمد عبدالرؤف ریحان صاحب

تاریخ مجلس خدام الاحمدیہ اسلام آباد

1959ء میں حکومت پاکستان نے نئے دارالحکومت کے قیام کے لئے پوٹھوہار کا ایک علاقہ منتخب کیا جو ’’اسلام آباد‘‘ کے نام سے موسوم ہوا۔ جب اس شہر کی تعمیر شروع ہوئی تو سرکاری ملازمین کی پہلی کھیپ میں احمدی احباب بھی شامل تھے۔ تعمیراتی کام کی رفتار کے ساتھ ساتھ شہر کی آبادی اور احمدی احباب کی تعداد میں اضافہ ہوتا گیا۔

شروع میں 1964ء تا 1967ء اسلام آباد، مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی شہر کا ایک حلقہ تھا۔ مکرم مرزا عبدالحق صاحب اور مکرم منیر احمد سنوری صاحب یکے بعد دیگرے زعیم حلقہ اسلام آباد رہے۔ 1967ء میں اسلام آباد مجلس خدام الاحمدیہ کی تنظیم کا قیام عمل میں آیا اور مکرم مرزا انعام اللہ بیگ صاحب پہلے قائد مجلس خدام الاحمدیہ اور مکرم چوہدری شاہد احمد صاحب پہلے معتمد خدام الاحمدیہ اسلام آباد منتخب ہوئے۔ مرزا انعام اللہ بیگ صاحب نے دو سال یعنی 1967ء اور 1968ء میں ذمہ داریاں ادا کیں۔ اس عرصہ میں جماعت احمدیہ اسلام آباد کی امارت بھی قائم ہو چکی تھی اور محترم چوہدری عبدالحق ورک صاحب اس کے پہلے امیر منتخب ہوئے۔ مکرم محمد رفیق صاحب چغتائی 1968ء تا 1970ء قائد مجلس خدام الاحمدیہ رہے۔ 1970ء تا 1971ء مکرم یو۔ اے مخدوم صاحب مرحوم نے بحیثیت قائد مجلس ذمہ داریاں نبھائیں۔ آپ کے بعد 1971ء تا 1972ء مکرم خواجہ داؤد احمد صاحب نے قائد مجلس خدام الاحمدیہ اسلام آباد کے فرائض سرانجام دیئے۔

1972ء تا 1976ء مکرم محمود احمد بھلر صاحب نے بطور قائد مجلس خدام الاحمدیہ اسلام آباد خدمات سرانجام دیں۔ اس دوران مکرم منیر احمد صاحب فرخ، مکرم بشیر احمد صاحب طاہر اور مکرم منیر الحق صاحب یکے بعد دیگرے قائد ضلع راولپنڈی (بشمول) اسلام آباد مقرر ہوئے۔ دو سال کے وقفہ (یعنی 77-1976ء اور 78-1977ء جس میں قریشی محمد عظیم صاحب قائد ضلع رہے) محمود احمد بھلر صاحب دو دفعہ قائد ضلع مقرر ہوئے۔ بعد میں راولپنڈی ضلع دو اضلاع میں تقسیم ہو گیا۔ 1974ء کے فسادات کے دوران بیت النور مری روڈ راولپنڈی پر مخالفین نے حملہ کیا، جس کے نتیجہ میں بیت النور کو بھی نقصان پہنچا اور ڈیوٹی پر خدام بھی زخمی ہوئے۔ اس موقع پر خدام نے بہت جرأت اور بہادری سے کام لیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث 1974ء میں قومی اسمبلی کی کارروائی میں شامل ہونے کے لئے تشریف لائے اور کافی دن اسلام آباد میں قیام فرمایا۔ آپ کے ہمراہ قومی اسمبلی میں جانے والے وفد کے اراکین اور حفاظتی عملہ بھی تھا۔ اسمبلی کی کارروائی کے دوران خدام کو حضور کی قیام گاہ، اسمبلی جانے والے راستوں اور اسمبلی کے باہر حفاظتی ڈیوٹی اور دیگر امور کے سلسلہ میں اہم خدمات کی توفیق ملی۔

مکرم چوہدری عبدالحق ورک صاحب کی وفات کے بعد مکرم لیفٹیننٹ جنرل (ر) عبدالعلی ملک صاحب امیر مقرر ہوئے۔ 78-1977ء میں عبدالعلی ملک صاحب کی زیر ہدایت دو تین روز میں راولپنڈی، اسلام آباد اور گردونواح کے خدام اور انصار نے شب و روز وقار عمل کر کے بیت الذکر کے مرکزی ہال کی چھت ڈال دی۔ اسلام آباد کے خدام بیت الذکر کی حفاظت کے لئے دن رات ڈیوٹی دیتے رہے۔ ان دنوں مکرم عبدالستار علیم صاحب قائد مقامی تھے۔

1978ء تا 1979ء کے لئے مکرم ملک لال خان صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ منتخب ہوئے۔ بعد ازاں ملک صاحب کے کینیڈا منتقل ہو جانے کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ اسلام آباد کی تنظیم نو کی گئی اور اسلام آباد کو دو حصوں میں تقسیم کر کے شرقی اور غربی مجالس میں تقسیم کیا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اکثر گرمیوں میں اسلام آباد اور اردگرد کے صحت افزا مقامات کی سیر کے لئے تشریف لاتے۔ ان مواقع پر اسلام آباد کے خدام کو حضور کی خدمت کا بہت موقع ملا۔ خدام حضور کے ہمراہ ان مقامات پر بطور حفاظتی دستہ ساتھ جاتے اور حضور کی بہت سی مجالس عرفان سے استفادہ کی توفیق بھی پاتے۔

1983ء میں مجلس خدام الاحمدیہ ضلع اسلام آباد کا الگ قیام عمل میں آیا۔ مکرم کلیم خاور صاحب کو 1983ء تا 1985ء بطور قائد ضلع خدمت کی توفیق ملی۔ پھر مکرم مسعود احمد اعوان صاحب قائد ضلع اسلام آباد مقرر ہوئے۔ آپ کو 1985ء تا 1989ء خدمت کا موقع ملا۔ آپ کے بعد مکرم سید توقیر مجتبیٰ صاحب نے 1989ء تا 1991ء اور مکرم مرزا زاہد بیگ صاحب 1991ء تا 1993ء قیادت ضلع کی ذمہ داریاں نبھائیں۔ مکرم منیر احمد نور صاحب 1993ء تا 1994ء اور مکرم جاوید یامین یونس صاحب نے 1994ء تا 1995ء یہ ذمہ داری احسن رنگ میں انجام دی۔ 1995ء تا حال خاکسار کو بفضل اللہ تعالیٰ قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع اسلام آباد کے طور پر خدمات سرانجام دینے کی توفیق مل رہی ہے۔ اس عرصہ میں چند ماہ جو معین طور پر ستمبر 2002ء تا فروری 2003ء بنتے ہیں، مکرم قاضی محمد اجمل صاحب قائد ضلع اسلام آباد رہے۔

ضلع اسلام آباد کی مجلس خدام الاحمدیہ کے دفتر کا قیام 1986ء میں مکرم مسعود احمد اعوان صاحب کے دور قیادت میں عمل میں آیا، جبکہ 1996ء میں ایک بڑے وقار عمل کے ذریعہ عارضی بیت الذکر کے کمرہ کی partition اور ایک کمرہ کے اضافہ کے ساتھ ایک مستقل جگہ دفتر خدام الاحمدیہ کے طور پر استعمال ہونے لگی۔ اگست 1998ء میں مکرم چوہدری محمد علیم الدین صاحب کی وفات کے بعد مکرم منیر احمد فرخ صاحب امیر شہر و ضلع مقرر ہوئے۔ بعد ازاں نئے بلاکس کی تعمیر کے بعد سے ایک کمرہ مستقلاً دفتر مجلس خدام الاحمدیہ کے طور پر استعمال ہو رہا ہے۔

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع اسلام آباد کو اکتوبر 2005ء کے زلزلہ کے سانحہ کے ایام میں محض خدا تعالیٰ کے فضل سے غیر معمولی خدمت کی توفیق ملی جب دنیا بھر سے آنے والے امدادی سامان اور خدمت گاروں کا انتظام اسلام آباد کے خدام نے شب و روز کی محنت سے سنبھالا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس خدمت پر اسلام آباد کا نام نمایاں طور پر اپنے خطبات میں ذکر فرمایا۔

جلسہ سالانہ U.K کے سلسلہ میں لندن جانے والی ٹیکنیکل ٹیم میں بھی اسلام آباد کے خدام شامل رہتے ہیں۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ جماعت احمدیہ ملوٹ میں مسلسل وقار عمل کے ذریعہ جماعت کی بیت الذکر تعمیر کی گئی۔ اس وقار عمل میں صرف خدام الاحمدیہ شامل ہوتے رہے۔ خدا تعالیٰ کے حضور دعا ہے مجلس خدام الاحمدیہ ضلع اسلام آباد کی زیر نگرانی کسی بھی خدمت کرنے والے ہر خادم کی خدمات کو قبول فرمائے اور ان سب کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ اسی طرح آئندہ بھی ان کو ہمیشہ خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مکرم محمود مجیب اصغر صاحب

جماعت احمدیہ بھیرہ کے مقامی امراء کا مختصر تذکرہ

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی نے جب نظام جماعت قائم کیا تو بھیرہ میں بھی امارت قائم کی۔ جہاں رفقاء مسیح موعود کی کثیر تعداد موجود تھی۔ بھیرہ کو خلیفہ اول کی وجہ سے کافی شہرت مل چکی تھی۔ کیونکہ بھیرہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا مولد و مسکن تھا اور خود حضرت مسیح موعود نے بھی اپنی بعض کتابوں میں بھیرہ کا ذکر فرمایا ہے۔

حضرت مخدوم محمد صدیق صاحب

(یکے از 313 رفقاء مسیح موعود)

بھیرہ کے سب سے پہلے امیر حضرت مخدوم محمد صدیق صاحب تھے جو حضرت مسیح موعود کے رفیق اور حضرت مولانا نورالدین صاحب (خلیفہ اول) کے قریبی دوستوں میں سے تھے۔ 313 رفقاء میں سے 189 نمبر پر (حضرت) مخدوم مولوی محمد صدیق صاحب کا نام درج ہے۔ آپ کا ذکر اور مختصر حالات زندگی بھیرہ کی تاریخ احمدیت مولفہ فضل الرحمٰن بسمل غفاری کے صفحات 48، 49 پر درج ہیں۔ آپ کی ولادت 1866ء بیعت 1891ء اور وفات 1925ء کی ہے۔ آپ کے حالات زندگی پر اس عاجز کا بھی ایک مضمون 13/اکتوبر 1996ء کے الفضل ربوہ میں شائع ہو چکا ہے۔

مخدوم محمد ایوب صاحب

بی اے (علیگ)

بھیرہ کی تاریخ احمدیت کے مطابق بھیرہ کے دوسرے امیر مقامی مخدوم محمد ایوب صاحب بی اے (علیگ) تھے 1925ء میں موصوف بھیرہ کے مقامی امیر منتخب ہوئے اور ایک لمبا عرصہ اس عہدہ پر رہ کر خدمت کی توفیق پاتے رہے۔ خاکسار کی پیدائش 30 نومبر 1944ء کی ہے (جس سال حضرت خلیفہ الثانی نے مصلح موعود ہونے کا اعلان فرمایا تھا) خاکسار کے بہت بچپن میں مخدوم محمد ایوب صاحب کو بطور امیر دیکھا ہوا ہے۔ جمعہ کی نماز میں سجدے کافی لمبے کرتے تھے اور ان کا یہ خیال ہوتا تھا کہ جمعہ کی نماز کی اہمیت کی وجہ سے دعائیں بہت کرنی چاہئیں خدا جانے کب قبولیت دعا کی گھڑی آ جائے۔ ان کی زمینیں میانی گھوگھیاٹ کی طرف تھیں اس لئے زندگی کے آخری سالوں میں یہ میانی منتقل ہو گئے اور وہاں تادم آخر صدر جماعت رہے۔ ان کے مختصر حالات زندگی بھیرہ کی تاریخ احمدیت کے صفحہ 100-101 پر درج ہیں۔ ان کی بعض روایات سوانح فضل عمر میں بھی ہیں۔ ان کی پیدائش 1898ء کی ہے پیدائشی احمدی تھے اور وفات 1966ء میں ہوئی۔ آپ حضرت مخدوم محمد صدیق صاحب کے خلف رشید تھے۔

مخدوم محمد ایوب صاحب کا زمانہ امارت 1925ء سے 1954ء تک مسلسل نہیں ہے بلکہ درمیان میں مندرجہ ذیل بزرگ بھی بھیرہ کے امیر رہ چکے ہیں۔ اگرچہ ان کے دور امارت کا صحیح تعین نہیں ہوسکا تاہم یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ 1925ء کے فوراً بعد اور 1955ء سے پہلے آپ ہی امیر تھے گویا دو تین بار مخدوم صاحب کا انتخاب بطور امیر ہوا۔

مولوی محمد حسین صاحب

مولوی فاضل

آپ نے قادیان مدرسہ احمدیہ سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا سترہ سال بھیرہ گورنمنٹ ہائی سکول میں عربی کے استاد رہے۔ نہایت حلیم طبع، معاملہ کے صاف اور نیک بزرگ تھے۔ بھیرہ کی جماعت کے امیر بھی رہے۔ 1951ء میں تبدیل ہو کر بھیرہ سے گئے۔

(بحوالہ تاریخ احمدیت بھیرہ صفحہ 175 طبع اول)

ملک محمد حسین صاحب آف ہجکہ

(ابن حضرت ملک نورالدین صاحب آف ہجکہ رفیق حضرت مسیح موعود) محکمہ ڈاک میں انسپکٹر رہے۔ آپ عراق میں بھی بسلسلہ ملازمت تشریف لے گئے بڑے مخلص تھے اپنے والد بزرگوار کے خلف الرشید ثابت ہوئے سلسلہ کی خدمت کے لئے جذبہ رکھتے تھے۔

1933ء تا 1943ء جماعت احمدیہ بھیرہ کے امیر منتخب ہوتے رہے۔ جماعت کی تربیت کا کام عمدگی سے کرتے تھے۔ مکرم ملک صاحب اپنے اخلاق کی وجہ سے بہت ہردلعزیز تھے۔

(بحوالہ تاریخ احمدیت بھیرہ طبع اول صفحہ 133، 134)

چوہدری محمد یوسف صاحب

مولوی فاضل بی اے بی ٹی

اس کے بعد بھیرہ کے مقامی امیر چوہدری محمد یوسف صاحب بی اے بی ٹی ہوئے۔ ان کا آبائی وطن مشرقی پنجاب میں تھا۔ تقسیم ہند کے بعد یہاں آئے تھے اور 1955ء میں جماعت احمدیہ بھیرہ کے امیر بنے اور کافی عرصہ مقامی امیر کے عہدے پر فائز رہ کر خدمت کی توفیق پاتے رہے۔ آپ نے مولوی فاضل بھی کیا ہوا تھا اور پھر بی اے بی ٹی کیا اس لئے مولوی محمد یوسف کہلاتے تھے۔

خاکسار نے 1960ء میں میٹرک گورنمنٹ ہائی سکول بھیرہ سے کیا اس وقت موصوف سیکنڈ ہیڈ ماسٹر تھے۔ گورنمنٹ ہائی سکول بھیرہ کی کلاسیں ششم تا ہشتم برانچ سکول میں ہوتی تھیں اور نہم دہم کی کلاس ہائی سکول میں ہوتی تھیں۔ آپ برانچ سکول کے انچارج ہوتے تھے اور ظہر کی نماز احمدی طلباء کو سکول میں باجماعت پڑھاتے تھے۔ خاکسار کے کالج یونیورسٹی کے دور میں مولوی صاحب ہیڈ ماسٹر بن کر کہیں اور ٹرانسفر ہو گئے۔ ان کے مختصر حالات زندگی بھیرہ کی تاریخ احمدیت کے صفحہ نمبر 140 پر درج ہیں۔

آپ کے ایک بیٹے چوہدری محمد سلیم صاحب کی 19/اگست 2008ء کو وفات ہوئی تھی۔ ان کی ایک بیٹی کے مضمون 15 نومبر 2011ء کو دیکھ کر ہی خاکسار کو بھیرہ کے امراء جات پر لکھنے کی تحریک پیدا ہوئی۔ مولوی محمد یوسف صاحب کو سرکاری نوکری سے ریٹائرمنٹ کے بعد جامعہ احمدیہ ربوہ میں تدریس کا موقع بھی ملا اور اسی طرح قضاء میں بھی قاضی کی خدمت کی توفیق ملی۔ ان کے ایک صاحبزادے چوہدری محمد اختر جاوید صاحب دفتر صدر عمومی ربوہ میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ ان کے دو بیٹے کینیڈا میں رہائش پذیر ہیں اسی طرح بیٹیاں بھی جرمن، لندن اور کینیڈا منتقل ہو گئی ہیں۔ یہ ساری برکات احمدیت کی ہیں۔ حضرت مسیح موعود کو الہاماً بتایا گیا تھا ''تیری نسل کثرت سے ملکوں میں پھیل جائے گی''

(تذکرہ ایڈیشن چہارم صفحہ 140)

یہ وعدہ حضرت مسیح موعود کی جسمانی اور روحانی ہر دو نسلوں کے لئے ہے۔

مولوی محمد اشرف صاحب

اس کے بعد مولوی محمد اشرف صاحب امیر جماعت احمدیہ بھیرہ ہوئے آپ کے صاحبزادوں میں مولانا اعظم اکسیر صاحب مربی سلسلہ (حال انچارج متخصصین) کو اکثر جماعت کے لوگ جانتے ہیں۔ ان کا مالوف وطن ضلع گجرات ہے۔ ان کے آباؤ اجداد وہاں پر بھی غالباً کشمیر سے آئے تھے۔ تقسیم ملک کے چند سال بعد بھیرہ میں آکر آباد ہو گئے۔ موصوف کا گھرانہ کافی دیندار گھرانہ تھا۔ آپ کی اہلیہ محترمہ حضرت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب حلال پوری کی صاحبزادی تھیں۔ وہ بھی صدر لجنہ رہیں۔ امارت سے کافی پہلے مولوی محمد اشرف صاحب خدام الاحمدیہ کے قائد بھی رہے۔ آپ مولوی محمد یوسف صاحب کے بھیرہ سے ٹرانسفر کے بعد امیر جماعت بنے تھے اور چند سال بعد ربوہ منتقل ہو گئے۔ ربوہ میں کچھ عرصہ راجہ ہومیو پیتھک کیوریٹو کمپنی میں ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر صاحب کے پاس کام کرتے رہے ہیں۔ آپ اعلیٰ پائے کے مقرر، عالم اور خطیب تھے۔ آگے یہی اوصاف ان کی اولاد میں ٹرانسفر ہوئے۔ آپ کے مختصر حالات زندگی کی تاریخ احمدیت کے صفحہ نمبر 143 پر درج ہیں۔

آپ کے بڑے صاحبزادے پروفیسر محمد اسلم سجاد صاحب ماہر ہومیو پیتھک ڈاکٹر تھے اور بچپن سے اچھے مقرر تھے۔ مولوی صاحب کے چھوٹے تین بیٹے امریکہ اور کینیڈا منتقل ہو چکے ہیں۔

میاں فضل الرحمٰن بسمل

منشی فاضل، بی اے بی ٹی

مولوی محمد اشرف صاحب کے ربوہ شفٹ ہونے پر نیا انتخاب ہوا اور خاکسار کے والد صاحب میاں فضل الرحمٰن بسمل بی اے بی ٹی بھیرہ کے مقامی امیر بنے۔ آپ کو اپنی امارت کے دوران مختصر طور پر بھیرہ کی تاریخ احمدیت لکھ کر شائع کرانے کی توفیق ملی۔ جس سے کئی ابتدائی احمدی خاندان Trace ہوسکتے ہیں۔ 1974ء میں والد صاحب ہی بھیرہ کے امیر تھے۔ جب معاندین نے ہمارے گھر پر حملہ کیا والد صاحب کو زخمی کیا مگر خدا نے بچا لیا البتہ مکان چھن گیا۔ اور بعد میں آپ ربوہ چلے آئے۔ جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی منظوری سے چند سال جامعہ احمدیہ میں تدریس کا موقع ملا۔ آپ کے خود نوشت حالات زندگی بھیرہ کی تاریخ احمدیت کے صفحہ 80 تا 83 پر درج ہیں۔ آپ کو شعر و شاعری سے بھی شغف تھا ان کی وفات کے کئی سال بعد خاکسار نے ''جذبات دل'' کے نام سے ان کا منظوم کلام شائع کیا اور اب حال میں ہی خاکسار نے ''میرے ماں باپ'' کے عنوان سے ایک کتاب شائع کروائی ہے جس میں ان کے حالات زندگی آ گئے ہیں۔ آپ کے والد اور دادا رفقاء مسیح موعود میں سے تھے۔ ضمناً عرض کرتا چلوں۔ ایک بار حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے خاکسار کے ایک عریضہ جواب میں فرمایا تھا۔

''بڑی خوشی ہوئی کہ آپ کے دادا پڑدادا بھی (رفیق) تھے ماشاء اللہ چشم بددور بڑا مقدس خون ہے جو آپ کے اندر موجیں مار رہا ہے۔''

(مکتوب محررہ 24 مئی 1993ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں اور آگے ہماری اولاد در اولاد کو اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں کا امین بنائے رکھے اور زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق دے۔ آمین

والد صاحب محترم فضل الرحمٰن بسمل صاحب کی وفات 84 سال کی عمر میں 10 جنوری 1993ء کو ہوئی تھی۔ بھیرہ کی جماعت نے ایک قرار داد تعزیت منظور کی جو الفضل 9 مارچ 1993ء کے پرچے میں شائع ہوئی تھی۔ خاکسار کے ہائی سکول کے زمانہ میں والد صاحب سکول میں احمدی طلباء کو ظہر کی نماز باجماعت پڑھاتے تھے ادھر برانچ سکول میں امامت مولوی محمد یوسف صاحب کرواتے تھے جو اس وقت امیر جماعت بھی تھے۔ اس زمانے میں مذہبی آزادی تھی اور احمدی، شیعہ سنی اپنی الگ الگ سکول میں باجماعت نمازیں پڑھا کرتے تھے۔ یعنی ظہر کی نماز اور کوئی کسی کو دکھ نہیں

دیتا تھا۔ بلکہ بعض غیر از جماعت دوست ہمارے ساتھ نماز پڑھ لیتے تھے اور کوئی برا نہیں مناتا تھا۔

ملک محمد عبداللہ صاحب

والد صاحب کے بعد بھیرہ کے مقامی امیر مکرم ملک محمد عبداللہ صاحب ہوئے۔ آپ 1932ء میں ایک مبشر خواب کی بناء پر احمدی ہوئے تھے۔ آپ محکمہ مال میں پٹواری تھے اور آپ کی فیملی بھیرہ میں رہائش پذیر تھی۔ ریٹائرمنٹ کے بعد آپ بھیرہ مستقل طور پر آ گئے اور ہمہ وقت خدمت دین کی توفیق پاتے رہے۔ والد صاحب کی نقل مکانی کے بعد آپ مقامی امیر بنے اور دو تین ٹرم تک اس عہدے پر رہ کر خدمت دین کرتے رہے۔ آپ بھیرہ کے آخری مقامی امیر تھے کیونکہ اس کے بعد افراد جماعت کی کثرت سے نقل مکانی کے بعد تعداد کم رہ گئی اور صدارت کا نظام شروع ہو گیا۔ مکرم ملک محمد عبداللہ صاحب کا بڑا اثر ورسوخ تھا اور بھیرہ اور ضلع کے بعض بااثر معززین کے ساتھ وسیع تعلقات تھے۔ آپ کی اولاد نے بھی بڑی ترقی کی۔ تین بھائی تو اب امریکہ میں ہوتے ہیں۔ ملک محمد عبداللہ صاحب کے بڑے داماد قریشی احمد حسن صاحب جو حضرت قریشی غلام حسن صاحب رفیق کے پوتے ہیں۔ سرگودھا سے ایک بار اپنے ایک بیٹے کی بارات لے کر علی پور ضلع مظفر گڑھ تشریف لائے۔ اس وقت یہ عاجز ضلع مظفر گڑھ کا امیر تھا دورعلی پور دورے پر گیا ہوا تھا۔ انہیں جب عاجز کے بارے میں علم ہوا کہ امیر ضلع ہے تو بہت خوش ہوئے۔ ان کے والد قریشی عبدالرحمٰن صاحب مرحوم کے ساتھ خاکسار کے والد صاحب کے بڑے تعلقات تھے اور ان کے دادا کے ساتھ خاکسار کے دادا الحاج میاں عبدالرحمٰن صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے تعلقات تھے اور للّٰہی محبت تھی کیونکہ حضرت قریشی غلام حسین صاحب کے بارے میں لکھا ہوا ہے کہ وہ خدا رسیدہ صوفی بزرگ تھے اور ایک بار حضرت اقدس مسیح موعود نے انہیں حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے ذریعے اپنا عصا بطور تحفہ بھیجا تھا۔

(بحوالہ بھیرہ کی تاریخ احمدیت صفحہ 68)

ملک محمد عبداللہ صاحب کے مختصر حالات زندگی بھیرہ کی تاریخ احمدیت کے صفحہ 146 پر درج ہیں۔ ملک محمد عبداللہ صاحب کے خاندان کو بھی اللہ تعالیٰ نے بڑی برکت دی ان کے ایک داماد سیشن جج رہ چکے ہیں جو ان کے بھتیجے بھی ہیں۔

حرف آخر

بھیرہ میں کثرت سے رفقاء مسیح موعود گزرے ہیں اس سلسلے میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی روایت ہے کہ ایک بار حضرت مسیح موعود نے فرمایا تھا۔ ’’بھیرہ سے ہم کو نصرت پہنچی ہے۔‘‘

(ذکر حبیب صفحہ 164)

اوّل المبائعین اور خلیفۃ المسیح الاول حضرت حافظ مولانا حکیم نورالدین صاحب کا مولد و مسکن بھیرہ ہی تھا اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اس نیک نامی کا سہرا آپ کے ہی سر پر ہے اکثر رفقاء اور ان کی اولادیں بہت شروع میں نقل مکانی کر گئی تھیں اور باقی بعد میں آہستہ آہستہ باہر چلے گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کا گھر جو بعد میں ’’بیت نور‘‘ میں 1911ء میں تبدیل ہوا تھا اب تک جماعت کی زیارت گاہ بنا ہوا ہے۔ جہاں حضرت مصلح موعود بھی 1950ء میں تشریف لے گئے تھے اور حضور نے حضرت خلیفہ اول کے کمرہ پیدائش میں نوافل ادا کئے تھے۔ ایک بار (غالباً 1994ء میں) مرکز نے جلسہ یوم خلافت کا بھیرہ میں اہتمام کیا تھا اور پاکستان میں بھیرہ کے بکھرے ہوئے بعض خاندانوں کو بھی مدعو کیا تھا۔ صد جلسہ خلافت احمدیہ جوبلی کے سال تو کثرت سے کئی جماعتوں کے وفود بھیرہ جا کر مقامات کو دیکھتے رہے ہیں جو حضرت خلیفہ اول کی طرح منسوب ہوتے ہیں۔ ممکن ہے اللہ تعالیٰ پھر کبھی بھیرہ کی رونق کو دوبالا کرے اور جسے RENAISSANCE کہتے ہیں۔ یعنی احیاءِ نو۔ اس علاقے کے لوگوں کے کثرت سے جماعت سے وابستہ کر دے۔ یہ وہ بستی ہے جو حضرت خلیفہ اول کی طرف منسوب ہوتی ہے اور حضرت مسیح موعود کی کتب میں جابجا اس کا ذکر ملتا ہے اور ابتدائی احمدی خاندانوں کی نسلیں دنیا بھر میں پھیل گئی ہیں اور بعض ضائع ہو گئی ہیں۔ بھیرہ کے کچھ نامور رفقاء جیسے حضرت خلیفۃ اول، حضرت حکیم فضل دین صاحب، حضرت مفتی محمد صادق صاحب، حضرت مفتی فضل الرحمٰن صاحب، سیدنا حضرت مسیح موعود کے ساتھ گروپ فوٹو میں نظر آتے ہیں۔ جو جماعت احمدیہ کے ہراول دستے کے اہم اور نامور رکن تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے درجات بلند کرے اور اس کے علاوہ بھی جو رفقاء اور ابتدائی احمدی تھے ان کے درجات بھی بلند کرے اور آگے اولادوں کو اپنا مقام پہچاننے کی توفیق دے اور اسی طرح خلیفۂ وقت کے دامن سے وابستہ کر کے خدمت دین کی توفیق دے جس طرح ان کے آباؤ اجداد کو خدمت دین کی توفیق ہو چکی ہے۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔

مکرم قریشی محمد اکرم صاحب

بدلہ لینے کا تصور اور حقیقی طریقہ

آج ہم جب اپنے اردگرد نظر دوڑاتے ہیں تو ہر طرف بدلہ بدلہ کا ایک شور ہے۔ بھائی بھائی سے، برادری برادری سے، مُلک مُلک سے، اور قومیں قوموں سے جائز یا ناجائز بدلہ لینے کی مہم میں شامل ہیں۔ معافی اور درگزر صرف سیرت کی کتب تک محدود ہے۔ اور اس کے باوجود ہر شخص خواہش اور امید رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری عمر بھر کی زیادتیاں اور گناہ روزِ محشر ہم کو معاف فرما دے۔

بدلہ لینے کا تصور اور فارمولا تو شروع سے ہی رہا۔ جان کے بدلہ جان، ناک کے بدلہ ناک اور کان کے بدلہ کان...... ایک وہ وقت بھی آیا کہ اس بدلہ کی شدت کو کم کرنے کے لیے تعلیم آئی کہ اگر کوئی تمہاری ایک گال پر تھپڑ مارے تو دوسری گال اس کے آگے پیش کر دو۔ پھر بھی بدلہ کی روش ایسے چل نکلی کہ ایک مرتبہ کسی نے ترنگ میں آ کر ایک فاختہ سے کہہ دیا جا آج سے تُو میری امان میں ہے لیکن دوسرے روز جب فاختہ کے گھونسلے کو ٹوٹے دیکھا اور فاختہ کو پریشان تو پاس کھڑی مخالف قبیلہ کی اونٹنی سے بدلہ لیتے ہوئے اس کو جان سے مار ڈالا۔ گویا فاختہ کے گھونسلہ ٹوٹنے کا بدلہ اونٹنی کو مار کر لیا پھر اونٹنی کے مالک کے قبیلہ اور ان کے درمیان ایسی خونخوار جنگ، بدلہ کی جنگ شروع ہو گئی کہ تیس 30 برس تک جاری رہی اور ہزاروں انسانی جانوں کا قتل ہوا۔

پھر ہمارے آقا و مولیٰ سرور دو جہاں رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ تشریف لاتے ہیں۔ بدلہ کا ایک اسلوب آپ ﷺ بھی سکھاتے ہیں۔ وہ دن جب بدلہ لینا آپ کے اختیار میں تھا۔ میری مراد فتح مکہ کے دن سے ہے جب آپ کے سامنے مکہ کے کفار و مشرکین قیدیوں کی طرح پیش ہوئے اور ان سے پوچھا گیا کہ تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا جائے۔ اُس وقت طائف سے واپسی والا انتہائی سخت دن بھی آپ کے پیش نظر تھا۔ مکی دور میں آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے جاں نثار ساتھیوں پر ڈھائے جانے والے مظالم ایسے سفاکانہ مظالم کہ یاد کر کے آج بھی انسانیت شرم ندامت سے آنکھیں نیچے کر لیتی ہے۔

شعب ابی طالب والا طویل دور مکہ سے ہجرت والا نظارہ، پھر مدینہ میں بدر، احد، خندق وغیرہ کے تمام واقعات جن میں آپ کے پیارے چچا کا مثلہ کیا جانا اور کلیجہ کچا چبا جانے والی سفاک خاتون بھی قیدیوں میں شامل تھی ان سب سے کیا بدلہ لیا **لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْم** مگر یہ بدلہ تو اپنی جان پر ڈھائے جانے والے مظالم کا تھا۔ آپ نے تمام مظلوم مسلمانوں کی طرف سے بھی ایک بدلہ لیا۔

اور اس طرح کہ مظلومیت کے نشان Symbol یعنی سیدنا حضرت بلالؓ کے ہاتھوں میں ایک علَم دیا اور فرمایا کہ آج جو بلالؓ کے جھنڈے تلے آ جائے گا اس کی جان کو بھی امان ملے گی گویا مظلوم نہتے اور بے بس مسلمانوں کی جان کے دشمنوں کی امان آج بلالؓ کی آغوش میں آنے کو قرار دیا گیا۔

لیکن اس وقت میں نے جس بدلہ کا ذکر کرنے کے لیے قلم اٹھایا ہے وہ ایسا بدلہ ہے جو کبھی معاف نہیں کیا جانا چاہیے بلکہ تمام عمر، ہر روز، ہر عمل سے قبل یہ پیش نظر رہنا چاہیے کہ کیا میرے اس فعل سے میرا بدلہ لینے کا عمل جاری ہے؟ کیا میں اس میں کامیاب ہو رہا ہوں؟ اور اگر نہیں تو اس کی فکر دامنگیر رہنی چاہیے۔

وہ بدلہ کیا ہے؟ ہمارے پیارے اور محبوب امام سیدنا حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعود، جن کے متعلق پیشگوئی تھی کہ وہ علم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا یہاں آپ کے ایک خطبہ کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جو آپ نے اُس وقت کی بیت مبارک میں ارشاد فرمایا تھا اور آج بھی میرے کانوں میں گونج رہا ہے آپ کے ارشاد کا خلاصہ یہ ہے کہ!

جب انسان اس دنیا میں آتا ہے یعنی جب ایک بچہ پیدا ہوتا ہے تو وہ پیدائش کے تکلیف دہ مراحل سے گزرنے کی وجہ سے روتا ہے لیکن اسکے والدین، بہن بھائی، اقرباء...... اہلِ دنیا خوشیاں منا رہے ہوتے ہیں کہ ہمارے درمیان ایک نئے فرد کا اضافہ ہوا...... گویا بچہ رو رہا ہوتا ہے اور اہلِ دنیا خوشیاں منا رہے ہوتے ہیں۔ اور کسی کے روتے وقت خوش ہونا عموماً غیر اخلاقی اور معیوب امر سمجھا جاتا ہے۔

اب اس بچہ کو کیا کرنا چاہیے اور اہلِ دنیا سے کسی طور سے بدلہ لینا چاہئیے...... حضرت المصلح الموعود فرماتے ہیں بچہ کو بڑے ہو کر اس کا ضرور بدلہ لینا چاہیے۔ اور وہ ایسے کہ تمام عمر اپنی زندگی حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرتے ہوئے بسر کرے۔ نیکی اور تقویٰ میں اعلیٰ مقام پیدا کرے ہر ایک انسان کو اپنا دوست بنائے۔ اس کی حقیقی خیر خواہی مدِنظر رکھے۔ پیار اور محبت کا معاشرہ اپنے گرد قائم کرے اور جب اس کی موت کا وقت آئے تو ایسے حال میں آئے کہ اس کو تسلی اور اطمینان ہو کہ اس نے تمام عمر حتی المقدور قال اللہ اور قال الرسول کے مطابق زندگی گزاری اور وہ خوش ہو کہ موت کے بعد انشاء اللہ وہ اللہ تعالیٰ کے پاس اعلیٰ مقام کی طرف جا رہا ہو گا جہاں دنیا سے بہتر اُس کو ساتھی ملیں گے...... اور اہل دنیا رسماً نہیں بلکہ واقعتاً دل سے رو رہے ہوں کہ ہم میں سے ایک اعلیٰ انسان اور خدا نما وجود جو میرا ہمدرد میرا غمگسار تھا...... ہم سے جدا ہو گیا۔

یہ ہے وہ بدلہ جو ہم میں سے ہر ایک کو ہر لمحہ اور ہر فعل سے قبل سوچنا چاہیئے تا کہ ہمارا ہر کام اور ہر سوچ اللہ تعالیٰ کے احکامات اور اس کے رسول ﷺ کی سنت کی پیروی میں گزرے۔

دعا ہے مولیٰ کریم ہم کو اپنے قرب کی راہوں پر چلائے اور جب اس دنیا سے رخصتی کا وقت آئے تو اس حال میں آئے کہ اللہ تعالیٰ بھی فرمائے کہ!

اے نفسِ مطمئنہ! اپنے رب کی طرف لوٹ جا راضی رہتے ہوئے اور رضا پاتے ہوئے۔ پس میرے بندوں میں داخل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔ (آمین)

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم مرزا اطہر بیگ صاحب لندن تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بھانجی غزالہ مریم واقفہ نو بنت مکرم فاتح الدین صاحب کی تقریب آمین مورخہ 14 جولائی 2012ء کو بیت الاسلام ٹورانٹو کینیڈا میں منعقد ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچی سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ عزیزہ نے خدا تعالیٰ کے فضل سے 4 سال 11 ماہ کی عمر میں قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کیا۔ بچی کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت اس کی والدہ مکرمہ درشہوار صاحبہ کو حاصل ہوئی۔ غزالہ مریم مکرم مرزا عبدالرحمن بیگ صاحب دارالنصر غربی منعم ربوہ کی نواسی اور مکرم چوہدری اللہ بخش صادق صاحب سابق صدر عمومی ربوہ کی پوتی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نور قرآن سے منور فرمائے۔ اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق دے اور دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم محمد اکبر افضل صاحب سابق مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے مثانہ کا آپریشن مورخہ 7 اگست 2012ء کو بلال ہسپتال راولپنڈی میں ہوا ہے۔ نیز میرے گھٹنوں بھی میں درد رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپریشن کامیاب ہوگیا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم ریاض احمد چوہدری صاحب ناصر آباد شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار لمبا عرصہ سے بیمار ہے۔ جسم میں دردوں کی وجہ سے بہت تکلیف ہے۔ چلنا پھرنا مشکل ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم عابد انور خادم صاحب لندن تحریر کرتے ہیں کہ میری والدہ مکرمہ منیرہ ملک صاحبہ کینٹ لاہور کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم ناصر محمود صاحب کراچی تحریر کرتے ہیں۔

میری بیٹی طوبیٰ ناصر نے قرآن مجید کا پہلا دور ساڑھے چھ سال کی عمر میں مکمل کرلیا ہے۔ بچی کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت مکرمہ عائشہ صدیقہ صاحبہ اور مکرمہ آصفہ نورین صاحبہ کو حاصل ہوئی۔ تقریب آمین مورخہ 25 اگست 2012ء کو منعقد ہوئی۔ جس میں محترم انور نسیم صاحب مربی سلسلہ نے بچی سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ بچی مکرم روشن دین صاحب آف جانگریاں کی پوتی اور مکرم مرزا محمد شریف صاحب دارالیمن وسطی سلام ربوہ کی نواسی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو قرآن کریم پڑھنے، سمجھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم عزیز احمد صاحب کارکن شعبہ اشاعت ایوان محمود ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے عبدالشافی واقف نو کی تقریب آمین مورخہ 29 اگست 2012ء کو بعد نماز عصر لوکل انجمن احمدیہ کے تحت منعقد ہوئی۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی مکرم مرزا محمد الدین ناز صاحب ناظر تعلیم القرآن ووقف عارضی تھے۔ انہوں نے بچے سے قرآن کریم سنا اور دعا کرائی۔ بچے کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت اس کی والدہ محترمہ نسیمہ عزیز صاحبہ کے حصہ میں آئی۔ یہ بچہ محترم چوہدری برکت علی صاحب ننگلی کا پوتا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم بچے کو قرآن کریم کے پڑھنے، سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

نکاح

مکرم محمد عبداللہ بھروانہ صاحب ٹھٹھہ شیر کا تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم صبغت اللہ صاحب نیٹ ورک انجینئر کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ حنا اعوان صاحبہ بنت مکرم ملک مظفر احمد صاحب آف فیصل آباد مقیم آسٹریلیا مورخہ 15 جولائی 2012ء کو محترم تنویر احمد صاحب معلم سلسلہ نے 6 ہزار ڈالر حق مہر پر کیا۔ مکرم مہر محمد اسلم بھروانہ صاحب شہید سانحہ لاہور دلہا کے ماموں تھے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت کامیاب، راحت وسکون والا بنائے اور ہر نعمت سے مالا مال فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم وحید احمد رفیق صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے خالو محترم چوہدری عزیز احمد صاحب ولد مکرم چوہدری غلام حسین صاحب آف گوہد پور ضلع سیالکوٹ حال شکور پارک ربوہ بقضائے الٰہی بعمر قریباً 81 سال 15 اگست 2012ء کو دوپہر سوا دو بجے وفات پا گئے۔ آپ موصی تھے۔ آپ کی نماز جنازہ مورخہ 17 اگست 2012ء کو بعد نماز جمعہ بیت مبارک میں مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ ضلع راولپنڈی نے دعا کروائی۔ مرحوم صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے، حتی المقدور بیت الذکر میں جا کر نماز ادا کرتے تھے۔ درویش صفت خوبیوں کے مالک تھے۔ بہت سادہ مزاج اور انکساری ان کی نمایاں صفات میں سے تھیں، کم گو، شریف النفس انسان تھے۔ خلافت سے محبت اور وفا کا تعلق تھا۔ آپ بہترین تعلقات رکھنے والے، خوش مزاج اور بردبار انسان تھے۔ مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ وفات کے وقت وصیت کا تمام حساب صاف تھا۔ آپ حضرت آمنہ بی بی صاحبہ رفیقہ حضرت مسیح موعود کے بیٹے، مکرم چوہدری محمد شجاعت علی صاحب مرحوم ریٹائرڈ انسپکٹر مال کے داماد، مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی کے بڑے بھائی اور مکرم عباس احمد ظہیر صاحب صدر جماعت احمدیہ پنڈ دادنخان کے خسر تھے۔ مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا مکرم حفیظ احمد صاحب جرمنی، پانچ بیٹیاں مکرمہ فرحت جبیں صاحبہ ٹیچر نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ، مکرمہ آصفہ عباس صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ پنڈ دادنخان اہلیہ مکرم عباس احمد ظہیر صاحب، مکرمہ امۃ الرؤف صاحبہ اہلیہ مکرم انوار احمد صاحب امریکہ، مکرمہ سمعیہ عزیز صاحبہ اہلیہ مکرم انس احمد صاحب راولپنڈی، مکرمہ شبانہ نزہت صاحبہ پرنسپل مریم صدیقہ ہائیر سیکنڈری سکول ربوہ اہلیہ مکرم طیب احمد صاحب ربوہ یادگار چھوڑی ہیں۔ آخری بیماری میں آپ کی دو بیٹیوں مکرمہ فرحت جبیں صاحبہ، مکرمہ شبانہ نزہت صاحبہ، داماد مکرم طیب احمد صاحب نظارت تعلیم اور نواسی مکرمہ باسمہ فرحت صاحبہ کو خاص خدمت کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کی بہترین جزا عطا فرمائے۔ آمین احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے ساتھ رحمت ومغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم سید حمید الحسن صاحب نائب ناظم تعلیم القرآن مجلس انصاراللہ علاقہ گوجرانوالہ تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 22 اگست 2012ء کو مکرم شریف احمد صاحب ولد مکرم دل محمد صاحب گجر ریلوے ضلع سیالکوٹ قضائے الٰہی سے وفات پا گئے۔ آپ کی عمر 72 سال تھی۔ آپ نہایت شریف طبع اور نرم دل مخلص احمدی تھے۔ آپ نے اپنی بیوہ کے علاوہ 2 بیٹے اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ سوائے چھوٹے لڑکے کے تمام شادی شدہ ہیں نماز جنازہ مکرم نصیر احمد صاحب نے پڑھائی اور مقامی قبرستان ریلوے میں تدفین کے بعد خاکسار نے دعا کرائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

تریاق اٹھراء
مرض اٹھراء کیلئے لاثانی اور مشہور عالم گولیاں
نور نظر
اولاد نرینہ کیلئے کامیاب دوا
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ (چناب نگر)
فون: 0476211538 فیکس: 0476212382

گوندل کے ساتھ پچاس سال
گوندل کراکری سے گوندل بینکوئیٹ ہال
ترقی معیار اور خدمت کی گولڈن جوبلی
بکنگ آفس: گوندل کیٹرنگ گولبازار ربوہ
ہال بالمقابل بیت المبارک سرگودھا روڈ ربوہ
فون: 0300-7709458,0301-7979258, 6212758

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20،15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

7 ستمبر 2012ء

5:00 am	تلاوت قرآن کریم
5:30 am	جلسہ سالانہ یوکے 2011ء
6:25 am	معائنہ جلسہ سالانہ یوکے 2012ء
8:40 am	ترجمۃ القرآن
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:25 am	بیت المجیب برسلز بیلجیم کا سنگ بنیاد
12:20 pm	راہ ہدیٰ
2:00 pm	جلسہ سالانہ یوکے 2012ء معائنہ انتظامات
4:00 pm	جلسہ سالانہ یوکے 2012ء براہ راست نشریات، حدیقۃ المہدی، آلٹن یوکے سے براہ راست
5:00 pm	خطبہ جمعہ LIVE
6:00 pm	جلسہ سالانہ یوکے 2012ء براہ راست نشریات
8:25 pm	جلسہ سالانہ یوکے 2012ء افتتاحی تقریب، افتتاحی خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ
10:00 pm	جلسہ سالانہ یوکے 2012ء حدیقۃ المہدی آلٹن، یوکے سے براہ راست

8 ستمبر 2012ء

12:00 am	جلسہ سالانہ یوکے 2012ء حدیقۃ المہدی آلٹن یوکے کی نشریات (نشر مکرر)
4:25 am	جلسہ سالانہ یوکے 2012ء، حدیقۃ المہدی آلٹن یوکے کی کارروائی، پرچم کشائی کی تقریب اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا افتتاحی خطاب
6:00 am	جلسہ سالانہ یوکے 2012ء حدیقۃ المہدی آلٹن یوکے کی نشریات (نشر مکرر)
9:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 7 ستمبر 2012ء
10:00 am	جلسہ سالانہ یوکے 2012ء حدیقۃ المہدی آلٹن یوکے کی کارروائی (نشر مکرر)
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
11:50 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 7 ستمبر 2012ء
1:00 pm	جلسہ سالانہ یوکے 2012ء
2:00 pm	جلسہ سالانہ یوکے 2012ء حدیقۃ المہدی آلٹن یوکے مردانہ جلسہ گاہ سے براہ راست نشریات
4:00 pm	جلسہ سالانہ یوکے 2012ء حدیقۃ المہدی آلٹن یوکے لجنہ سے براہ راست حضور انور کا خطاب
5:00 pm	جلسہ سالانہ یوکے 2012ء حدیقۃ المہدی سے براہ راست نشریات
6:00 pm	جلسہ سالانہ یوکے 2012ء حدیقۃ المہدی سے براہ راست نشریات
7:30 pm	معزز مہمانوں کے مختصر خطابات
8:00 pm	جلسہ سالانہ یوکے 2012ء حدیقۃ المہدی سے براہ راست نشریات، خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ
10:00 pm	جلسہ سالانہ یوکے 2012ء حدیقۃ المہدی سے براہ راست نشریات

9 ستمبر 2012ء

12:00 am	کارروائی جلسہ سالانہ یوکے 2012ء (نشر مکرر)
1:00 am	کارروائی جلسہ سالانہ یوکے 2012ء (نشر مکرر)
3:00 am	کارروائی جلسہ سالانہ یوکے 2012ء خطاب لجنہ حضور انور (نشر مکرر)
4:30 am	کارروائی جلسہ سالانہ یوکے 2012ء (نشر مکرر)
5:00 am	کارروائی جلسہ سالانہ یوکے 2012ء (نشر مکرر)
6:30 am	کارروائی جلسہ سالانہ یوکے 2012ء (نشر مکرر)
9:00 am	کارروائی جلسہ سالانہ یوکے 2012ء (نشر مکرر)
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:30 am	کارروائی جلسہ سالانہ یوکے 2012ء (نشر مکرر)
1:00 pm	جلسہ سالانہ یوکے 2012ء حدیقۃ المہدی آلٹن سے براہ راست نشریات
2:00 pm	جلسہ سالانہ یوکے 2012ء حدیقۃ المہدی آلٹن مردانہ جلسہ گاہ سے براہ راست نشریات
4:40 pm	جلسہ سالانہ یوکے 2012ء حدیقۃ المہدی آلٹن سے براہ راست نشریات اور عالمی بیعت
7:30 pm	جلسہ سالانہ یوکے 2012ء حدیقۃ المہدی آلٹن سے براہ راست نشریات
8:00 pm	حضور انور کا اختتامی خطاب جلسہ سالانہ یوکے 2012ء

ریڈن ہیلتھ مائن، مونٹانا (امریکہ)

امریکی ریاست مونٹانا میں ریڈن ہیلتھ نامی کان 1924ء سے استعمال کی جارہی تھی۔ یہاں سے چاندی اور خام سیسہ نکالا جاتا تھا۔ 1949ء میں اس وقت کی بند پڑی ہوئی کان کے اندر تاب کاری کی موجودگی کا پتہ چلا۔

ایک عورت جو سرمایہ کاری کیلئے وہاں گئی تھی۔ اس پر یہ انکشاف ہوا کہ اس کی ایک بیماری وہاں جاتے ہی یکا یک غائب ہوگئی ہے۔ پھر تو یہ خبر جنگل کی آگ کی طرح ہر طرف پھیل گئی اور جلد ہی یہ کان ریڈن تھراپی مائن بن گئی۔

کم ڈوز والی تاب کاری کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ بیماریوں یا جسمانی عوارض میں بہت مفید ثابت ہوتی ہے، حتیٰ کہ یہاں پالتو جانوروں کا علاج بھی ریڈن سے لبریز ہوا میں کیا جاتا ہے۔ وہاں کا عملہ آنے والے مریضوں کو ہدایت کرتا ہے کہ اگر آپ سونا چاہیں تو اپنے ساتھ ایک عدد کمبل اور ایک عدد تکیہ ضرور لائیں۔

(سنڈے ایکسپریس 18 دسمبر 2011ء)

چلتا ہوا کاروبار برائے فروخت
ہیر ڈریسر دارالرحمت شرقی راجیکی ربوہ
رابطہ عادل شہزاد: 0336-7066540

سمیع سٹیل ٹریڈرز
مینوفیکچرز اینڈ جنرل آرڈر سپلائرز
اعلیٰ قسم کے لوہے کی چوکھاٹ کا مرکز
ڈیلرز: G.P_C.R.C_H.R.C شیٹ اینڈ کوائل
طالب دعا: میاں عبدالسمیع، میاں عمر سمیع، میاں سلمان سمیع
81-A سٹیل شیٹ مارکیٹ لنڈا بازار لاہور
Mob:0321-9469946-0321-8469946
TeL:042-7668500-7635082

ربوہ میں طلوع وغروب 6 ستمبر

طلوع فجر	4:19
طلوع آفتاب	5:44
زوال آفتاب	12:07
غروب آفتاب	6:29

ہاضمے کا لذیذ چورن
تریاق معدہ
پیٹ درد۔ بدہضمی۔ اپھارہ کیلئے کھانا ہضم کرتا ہے
ہر وقت گھر میں رکھنے والی دوا
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

آندرے آس لینگوئج انسٹیٹیوٹ
جرمن زبان سیکھے گوئٹے انسٹیٹیوٹ سے سند یافتہ ٹیچر
اور اب لاہور کراچی ٹیسٹ کی تیاری کیلئے بھی تشریف لائیں۔
فیصل آباد میں بھی جرمن کلاسز کا آغاز ہو چکا ہے
ائیر کنڈیشنر کی سہولت موجود ہے
برائے رابطہ: طارق شبیر دارالرحمت غربی ربوہ
03336715543, 03007702423, 0476213372

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد، طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

سیال موبل آئل سنٹر اینڈ سپیئر پارٹس
ورکشاپ کی سہولت۔ گاڑی کرایہ پر لینے کی سہولت
نزد پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
عزیز اللہ سیال
047-6214971
0301-7967126

KOHISTAN STEEL
DEALERS OF PAKISTAN STEEL MILLS CORPORATION LTD AND IMPORTERS
219 Loha Market Landa Bazar Lahore
Tel:+92-42-7630066,7379300
Mob:0300-8472141
Talib-e-Dua:Mian Mubarik Ali

FR-10